دَین کی تعریف

اور دیونِ عصرِ حاضر کی شرعی حیثیت

مفتی محمد رفیق الحسنی

دَین کی شرعی تعریف:

فتاوی شامی میں ہے:

"ماوجب فی الذمة بعقداو استهلاک وماصار فی ذمته دَینا باستقراضه فهو اعم من القرض کذا فی الکفایة،، (۳۸۳/۷۔شامی باب المرابحہ والتوالیہ۔)

ترجمہ: دَین وہ مال ہے جو آدمی کے ذمہ واجب ہوتا ہے اس کا واجب ہونا کسی عقد کی وجہ سے ہو یا کسی چیز کو ہلاک کرنے کی وجہ سے اور قرض لینے کی وجہ سے جو مال آدمی کے ذمہ واجب ہو جاتا ہے وہ بھی دَین ہے پس دَین قرض سے عام ہے اسی طرح کفایہ میں ہے۔

دَین ہونے کی صلاحیت صرف مثلی (کیلی یا وزنی اور عددی متقارب چیزوں) میں ہوتی ہے قیمتی اشیاء میں دَین ہونے کی صلاحیت نہیں ہوتی لہذا جانور دَین نہیں ہو سکتے اور دَین اور قرض میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے دَین عام ہے اور قرض خاص ہے۔ ہر قرض دَین ہوگا مگر ہر دَین قرض نہیں ہوگا۔

قرض کی شرعی تعریف:

"ماتعطیه من مثل لتتقاضاه،، (ص:۲۸۸/۷) قرض وہ مثلی مال ہے جو آدمی کسی دوسرے آدمی کو دے تا کہ وہ اس مثلی مال کی جنس سے مثلی مال واپس لے۔ مثلی سے مراد کیلی مال ہو یا وزنی یا عددی متقارب ہو قیمی مال نہ ہو اور قیمی مال کی مثال جیسے حیوان اور مختلف اجناس کی عام لکڑیاں اور زمین اور عددی متفاوت المقدار اشیاء یہ سب قیمی ہیں۔ (ص:۳۸۸)

قرض واپس کرنے کا حکم:

قرض میں اتنی رقم یا مال واپس کرنا لازم ہوتا ہے جتنا لیا گیا تھا اس کی قیمت مہنگی یا سستی کا اعتبار نہیں

ہوتا، مثلاً دس ہزار روپے قرض لیا گیا تھا تو وہی دس ہزار واپس کرنا واجب ہے اگرچہ واپسی کے وقت کرنسی کی ویلیو کم یا زیادہ ہو چکی تھی یہی حکم سونے چاندی اور دیگر اجناس کیلی اور وزنی اشیاء کا ہے۔
امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک مستقرض قبضہ کے بعد قرض میں لئے گئے مال کا مالک ہو جاتا ہے لہذا اس کی مثل کا رد کرنا واجب ہو جاتا ہے اگرچہ ابھی قرض کا مال قائم اور موجود ہو اور امام ابو یوسف کے نزدیک مستقرض مال کا مالک اس وقت ہوتا ہے جب اس کو وہ خرچ کر دیتا ہے اور اگر ابھی مال خرچ نہیں کیا گیا تو اس مال کے عین کا واپس کرنا واجب ہوتا ہے۔ (ص: ۷/۳۹۲)

دَین اور ثمن میں فرق:

دَین اور ثمن میں عام خاص من وجہ کی نسبت ہے ایک مادہ اجتماعی اور دو مادے افتراقی۔ دَین کی رقم کے مقابلہ میں کوئی چیز خرید کی جائے یہ دَین ثمن بھی ہے اور دَین بھی اور عبد کے عوض کوئی چیز خرید کی گئی تو عبد صرف ثمن ہے کیونکہ قیمی ہے اور دَین نہیں اور مہر میں رقم یا طلاق کے عوض رقم مقرر ہو تو یہ صرف دَین ہے ثمن نہیں ہے۔

دَین کے مسائل:

دَین العباد کی دو قسمیں ہیں مؤجل (میعادی) اور غیر مؤجل (غیر میعادی)۔
دَین مؤجل میں ذکر کردہ میعاد اور مہلت لازم ہو جاتی ہے مگر یہ مہلت مدیون کا حق ہے دائن کا حق نہیں، دائن اسے ساقط اور منسوخ نہیں کر سکتا اور قسطوں میں بھی نہیں کر سکتا اور اگر مدیون دَین میں تاخیر اور میعاد ساقط کر دے تو کر سکتا ہے یہ اسی کا حق ہے وہ دَین حالی اور معجل ہو جائے گا (درمختار، شامی) دَین کی واپسی میں مقرر کردہ میعاد اور وقت میں جہالت فاحشہ معتبر نہیں ہوگی مثلاً مدیون کہے جب ہوا چلے گی یا سیلاب آئے گا میں دَین کی رقم واپس کرونگا البتہ جہالیۃ یسیرۃ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے مثلاً مدیون اور دائن میں طے ہو کہ گندم کی فصل کاٹنے تک دَین واپس ہوگا۔ (شامی)

دَین یا قرض کو مدیون صاحب دَین سے خرید کر سکتا ہے مثلاً مدیون کے ذمہ گندم کی بوری واجب ہے تو مدیون نقد پیسے دیکر بوری خرید سکتا ہے اس میں شرط یہ ہے کہ نقدی پر مجلس عقد میں قبضہ ہو جائے ورنہ بیع الدین بالدَین کی وجہ سے بیع باطل ہو جائے گی۔ (ص: ۷/۳۹۲)

دَین میں میعاد لازم اور قرض میں غیر لازم ہوتی ہے:

دَین میں دی گئی مدۃ لازم ہوتی ہے مدیون سے میعاد سے پہلے دَین کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا مگر چھ مسائل میں میعاد لازم نہیں ہوتی اور قرض میں تاجیل اور میعاد لازم نہیں ہوتی مقروض سے ذکر شدہ وقت سے پہلے بھی قرض کی واپسی کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے مگر چار مسائل میں جن کا ذکر کتب فقہ سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔

دَین العباد کا حکم:

وہ واجب مال جو مجلس عقد میں ادا نہ کیا جائے وہ دَین ہوتا ہے اور جو عقد میں ادا کیا جائے اس کو نقد کہا جاتا ہے پھر دَین العباد کے اولا دو قسم ہیں مؤجل اور غیر مؤجل یعنی میعادی اور غیر میعادی۔ غیر میعادی دَین میں دَین واپس کرنے کا معین وقت مشروط نہیں ہوتا۔ اس دَین کا حکم یہ ہے کہ دَین غیر میعادی مجلس عقد کے بعد کسی وقت بھی طلب کرنے پر واپس کرنا واجب ہوتا ہے اور دَین میعادی وہ دَین ہوتا ہے جس میں معین وقت مشروط ہوتا ہے اور مجلس عقد کے بعد معین وقت میں واپس کرنا واجب ہوتا ہے۔ (شامی)

دَین میعادی کی تین قسمیں ہیں:

امام اعظم کے نزدیک دَین میعادی اور غیر میعادی کی تین قسمیں ہیں۔ دَین قوی اور دَین متوسط اور دَین ضعیف۔

قرض دَین قوی ہوتا ہے اور مال تجارت کی بیع اور فروخت میں مال تجارت کا بدل اور معاوضہ بھی دَین قوی ہوتا ہے یعنی قرض اور ہر وہ حال جس کا عین (خود مال) مال تجارت ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو اور اس پر تجارت کے مال ہونے کی تعریف صادق آتی ہو اس کا بدل اگر کسی آدمی پر واجب ہو جائے اس مال کا ادھار اور موخر ہونا دَین قوی کہلاتا ہے۔ حقیقی اور خلقی مال تجارت سونا اور چاندی کے دراہم اور دینار یا سادہ سونا اور چاندی کسی شخص پر واجب ہوں مگر نقد نہ ہوں بطور قرض ہوں یا کسی مال کے عوض ہوں یا کسی عمل کی اجرت اور اس کا عوض ہوں اور نقد نہ ہوں یعنی مال تجارت اور سونے اور چاندی کا ادھار دَین قوی ہوگا۔

لہذا ملازم کی تنخواہ اور عمل کی اجرت شخص پر یا کسی ادارے پر دَین قوی ہوگی۔ان شاء اللہ عنقریب ذکر کیا جائے گا کہ اجرت کا دَین قوی ہوتا ہے۔مثلاً ملازم کے ساتھ اجرت نقود دراہم یا دنانیر کرنسی نوٹوں میں طے ہوئی اور ملازم نے حسب معاہدہ معین عمل اور کام کرلیا لیکن ملازم کو نقد رقم نہیں ملی ،ادھار ہے یہ بھی دَین قوی ہے اس کی زکوۃ صاحب دَین یعنی ملازم پر واجب ہوگی کیونکہ مال تجارت کے معاوضہ کی طرح اگر ملازم کو طے شدہ نقود نقد مل جائیں ادھار نہ ہوں تو ان پر زکوۃ واجب ہوتی ہے اور جب وہ نہیں ملے تو وہ دَین قوی ہو گئے تو قرض کی طرح نقود کے دَین پر بھی زکوۃ واجب ہوگی۔مختار قول پر زکوۃ کے اموال یعنی جن مالوں پر زکوۃ واجب ہوتی ہے ان کا بدل بھی دَین قوی ہوتا ہے محیط میں ہے:

"الدّین القوی مایملکه بدلا عن مال الزکوٰۃ تامل،،(ص:۲۳۷)

ترجمہ:اور مال زکوۃ کا بدل دَین قوی ہوتا ہے غور کرو۔

(۱)فائدہ:بعض علماء (جو"جی پی فنڈ،،)ملازم کی میعادی اجرت پر زکوۃ کے عدم وجوب کا قول کرتے ہیں وہ دَین قوی کو صرف مال تجارت کے بدل میں محصور سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے کتب فقہ میں دَین قوی کی امثال میں قرض کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔جب قرض کسی چیز کے معاوضہ میں نہیں ہوتا ابتداء میں احسان اور تبرع ہوتا ہے پھر بھی قرض کا دَین دَین قوی ہوتا ہے تو ملازم کی اجرت جو عمل کے معاوضہ میں ہوتی ہے،وہ بطریق اولی دَین قوی ہوگی اور اس پر زکوۃ واجب ہوگی۔کیونکہ ہماری تحقیق یہ ہے کہ اجرت کے ابواب میں احناف کے نزدیک بھی اعمال مؤجرۃ کا حکم مال کا ہوتا ہے اور ان کی اجرت دَین قوی ہوتی ہے۔جس کا عنقریب ذکر کیا جائے گا۔

(۲)فائدہ:بعض علماء کو غلط فہمی ہوئی وہ کہتے ہیں دَین ایک وصف یا حق ہوتا ہے مال نہیں ہوتا اس لئے اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی۔اولاً تو ان حضرات سے سوال ہے قرض بھی دَین ہوتا ہے اور دَین وصف اور حق کا نام ہے تو اس پر زکوۃ کیوں واجب ہوتی ہے۔ثانیاً وصف من حیث الوصف کا وجود خارج میں نہیں ہوتا لیکن وصف اپنے افراد کے ضمن میں متحقق ہوتی ہے اور دَین کے افراد اموال ہوتے ہیں لہذا دَین اموال میں موجود ہوگا نیز دَین کے وصف اور حق ہونے کا مفہوم یہ ہوتا ہے دَین کے مال میں تعین شخصی نہیں ہوتا مگر تعین نوعی ہوتا ہے اجرت میں اگر سونے کی کوئی مقدار طے ہے تو سونا واجب ہوگا اگر کرنسی طے ہے تو کرنسی دینا ہوگی۔ہم ذکر کر چکے ہیں کہ سونا اور چاندی اور کرنسی تینوں ایک نوع ہیں۔مثلاً دس تولہ سونا یا کوئی مثلی چیز یا کرنسی کا دَین ہے تو شخصی تعین کہ فلاں نمبر کے نوٹ دَین ہیں

یافلاں شکل کی گندم یا سونا دَین ہے یہ لازم نہیں ہوتا مگردَین کے مال میں نوعی تعین لازم ہوتا ہے مثلاً کسی نے تجارت کا کپڑا ادھار پر فروخت کیا،خریدار پر کپڑے کے مروج ثمن دَین ہیں،اس کا یہ مفہوم نہیں کہ خریدار پر لازم ہو کہ کپڑے کے معاوضہ میں مروج ثمن نہ دے،بائع کو کپڑوں کے دَین میں لکڑی اٹھا کے دے دے اگر بائع انکار کرے تو مشتری کہے دَین ایک حق کا نام ہے وہ وصف ہے لہذا میں وہ حق لکڑی کی صورت میں ادا کروں گا،کیا یہ صحیح ہے؟دَین کو مبہم وصف اور حق کہنے والوں کو سوچنا چاہئے کہ حق اور وصف ہونے کا وہ مفہوم نہیں جو انہوں نے سوچا ہے۔یہی مثال ملازم کی اجرت کے ساتھ بھی دی جاسکتی ہے کہ ملازم کو اجرت میں ماربل کے پتھر یا لکڑی دے کر کہا جائے تمہاری اجرت دَین تھی کوئی معین مال نہیں تھا لہذا اس کو قبول کرو ورنہ قاضی کے پاس جاؤ۔جب ایسا نہیں ہے تو ثابت ہوا ملازم کی اجرت اگرچہ دَین ہو وہ عرف اور رواج کے مطابق اس ملک کی کرنسی ہوتی ہوگی اس میں تعین نوعی ہوتا ہے جس کا حکم دَین قوی کا ہے اور یہ حکماً مال ہوتا ہے لہذا اس پر زکوۃ واجب ہوگی۔اجرت کو ایک وصف اور حق کہہ کر صاحب اجرت کو زکوۃ سے بری قرار نہیں دیا جاسکتا۔(محمد رفیق حسنی)

دَین متوسط اس مال کا بدل ہوتا ہے جو مال تجارت یا مال زکوۃ کا بدل نہ ہو بلکہ زکوۃ کے مال کے علاوہ کسی مال کا بدل ہو چنانچہ علامہ شامی نے زکوۃ میں حیوانات سائمہ کے موخر بدل کو بھی دَین قوی شمار کیا ہے اگرچہ درمختار میں زکوۃ کے مال کے بدل کو دَین متوسط میں شمار کیا گیا ہے مگر ردالمختار میں ذکر کیا گیا ہے کہ دَین متوسط مال تجارت اور مال زکوۃ کا بدل نہیں ہوتا بلکہ تجارت کے مال کا بدل اور زکوۃ کے مال کا بدل دَین قوی ہوتا ہے دَین متوسط کی مثال جیسے خدمت کے غلام یا مملوکہ زمین اور سواری کے جانوروں اور گھر کے سامان کو فروخت کرنے کا بدل ہوتا ہے یعنی بنیادی حاجات انسانیہ سے فروخت شدہ مال کا بدل اگر مؤخر ہو تو وہ دَین متوسط ہوگا،بشرطیکہ وہ بدل سونا چاندی اور کرنسی نہ ہو۔(درمختار اور ردالمختار)

میت کا اگر کسی آدمی پر دَین تھا اور وہ دَین وارثوں کو منتقل ہو گیا اب وہ دَین وارثوں کا ملک ہے یہ دَین بھی دَین متوسط ہے اگرچہ وہ مال تجارت کا دَین تھا۔میت اگر زندہ رہتا تو اس کو زکوۃ دینا ہوتی مگر وارثوں کی طرف انتقال کے بعد وہ دَین قوی نہیں رہتا۔(شامی)

دَین ضعیف وہ دَین ہے جو کسی چیز کا بدل نہ ہو جیسے ہبہ،وصیت اور وراثت میں حاصل مال کا دَین

ہو یا مال کا بدل اور معاوضہ نہ ہو بلکہ دَین منفعت غیرمؤ جرۃ کا معاوضہ ہو جیسے مہر یا خون بہا کا تاوان قاتل پر واجب ہوتا ہے یا خلع اور طلاق کے معاوضہ میں مطلقہ کو دیا گیا مال ہو یعنی حقوق کا معاوضہ ہو، یہ بھی دَین ضعیف ہوتا ہے۔فقہاء کے نزدیک دَین ضعیف میں منفعت سے مرادمنفعت غیرموجرۃ کا دَین ہے کیونکہ منفعت کی اجرت میں حاصل مال دَین قوی ہوتا ہے۔

(۱) پہلا فائدہ :امام اعظم کے نزدیک دَین کی تین قسمیں ہیں اوران کے احکام مختلف ہیں لیکن صاحبین کے نزدیک دَین کے اقسام اگرچہ تین ہیں مگرایک ہی حکم ہے کہ صاحب دَین پر ہرسال دیون کی زکوٰۃ واجب ہے مگرادا اس وقت واجب ہوگی جب دَین پر قبضہ ہوگااور قبضہ کے بعد سابقہ سالوں کی زکوٰۃ بھی ادا کرنا واجب ہوگی شامی میں ہے:

"قوله عند الامام وعندهماالديون كلهاسوء تجب زكاتهاويؤدى متى قبض شيئاً قليلا اوكثيراً،،الخ۔

ترجمہ:اورصاحبین کے نزدیک سارے دَین برابر ہیں۔سب کی زکوٰۃ واجب ہوگی جب قبضہ ہوگا خواہ قلیل مال پر قبضہ ہو یا کثیر پر اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی اورامام اعظم کے مذہب میں تفصیل ہے جسکا آئندہ ذکر ہوگا۔(شامی)

(۲) دوسرافائدہ :احناف کے نزدیک کامل نصاب پرزکوٰۃ واجب ہوتی ہے،نصاب کی تکمیل کے بعدامام اعظم کے نزدیک نصاب سے زائد مال کے پانچواں حصہ(خمس)مکمل ہونے پرزکوٰۃواجب ہوتی ہے اور پانچویں حصہ سے کم میں جس کوعفوکہا جاتا ہے اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی مثلا چاندی کانصاب دوسودرہم ہے جس کی قیمت پچاس ہزارروپے ہے چاندی کے نصاب دوسودرہم کے بعدچالیس درہم تک زکوٰۃ معاف ہے پہلےمکمل نصاب کی زکوٰۃ پانچ درہم تھی وہ واجب ہےاس کے بعدچالیس درہم تک زکوٰۃ واجب نہیں ہے جب چالیس درہم مکمل ہوں گے اس میں ایک درہم واجب ہوگایا مثلا پچاس ہزارروپے کے نصاب میں ساڑھے بارہ سوروپے زکوٰۃ واجب ہے مگرپچاس ہزارروپے سے اوپر پانچویں حصہ دس ہزار سے کم پرزکوٰۃ واجب نہیں ہوگی جب دس ہزارمکمل ہوں گے اس پردس ہزارکی زکوٰۃ اڑھائی سوروپے واجب ہوگی یہی حکم سونے اور مال تجارت اورحیوانات سائمہ کا ہے لاکھوں اورکروڑوں روپے کے مال میں ہردوخمس کے درمیان والے مال پرزکوٰۃ واجب نہیں ہوگی جب نصاب کا خمس (پانچواں حصہ)مکمل ہوگااس کی زکوٰۃواجب ہوگی مگرصاحبین کے نزدیک

نصاب کی تکمیل کے بعد مال کے قلیل اور کثیر پر زکوۃ واجب ہوگی حتی کہ پچاس ہزار روپے کی تکمیل کے بعد اگر سو روپے زائد ہیں تو ایک سو زائد کی رقم اڑھائی روپے بھی ادا کرنا فرض ہے یہاں فتوی صاحبین کے قول پر ہے اور اس پر عمل ہو رہا ہے، نصاب کے اوپر مال کے ہر حصہ پر زکوۃ ادا کی جارہی ہے۔

(۳) تیسرا فائدہ: درحقیقت زکواۃ کا تعلق صرف دو مالوں کے ساتھ ہوتا ہے یعنی صرف دو مالوں کی زکوۃ مالک پر واجب ہوتی ہے مال تجارت اور حیوانات سائمہ۔ کرنسی اور سونا اور چاندی بھی مال تجارت ہیں اور ایک مال اور ایک جنس ہیں اور حیوانات سائمہ دوسرا مال ہے کرنسی اور سونا اور چاندی طبعی اور خلقی مال تجارت ہیں کوئی شخص کرنسی اور سونے اور چاندی میں تجارت کی نیت کرے یا نہ کرے یہ مال تجارت ہیں اور دوسرے اموال کا اموال تجارت ہونا عارضی اور تجارت کے عمل سے ہوتا ہے یعنی آدمی کی جانب سے تجارت کی نیت سے مال خرید کرنے پر ہوتا ہے چونکہ تجارت میں عموماً مال کے بڑھنے اور زائد ہونے کا امکان ہوتا ہے اس لئے شرع شریف نے صرف مال تجارت پر زکوۃ واجب فرمائی ہے اور بنیادی ضروریات کے مال یا غیر تجارتی مال پر زکوۃ فرض نہیں فرمائی اور حیوانات سائمہ میں توالد اور تناسل کی وجہ سے حیوانات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اس لئے حیوانات سائمہ جو اللہ تعالی کی طرف سے چراگاہوں سے مفت بلاقیمت گھاس چرتے ہیں آدمی کا ان پر کوئی زیادہ خرچہ نہیں ہوتا اور اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے شرع شریف نے ان حیوانات پر زکوۃ فرض فرمائی ہے آدمی پر ایسے جانوروں کی زکوۃ فرض نہیں فرمائی جن کے چارے پر آدمی خود ذاتی مال خرچ کرتا ہے اور مشقت اٹھاتا ہے یا آدمی کے بار برداری اور کاشتکاری میں کام آتے ہیں۔ **وللہ الحمد علی ذالک**

صاحب دَین اور مدیون پر دَین کے احکام

مال تجارت یا زکوۃ کے اموال فروخت کرنے کے بعد اگر رقم ادھار اور موخر ہو نقد نہ ہو وہ دَین ہوگی اور دَین کی زکوۃ صاحب دَین پر واجب ہوتی ہے اور یہ دَین قرض کی طرح دَین قوی ہوتا ہے۔ قرض اور تجارت اور زکوۃ کے فروخت شدہ مال کے دَین کا حکم بھی مال تجارت اور مال زکوۃ کے عین کا ہوتا ہے لہذا صاحب دَین پر دَین کی زکوۃ واجب ہے مگر ادا قبضہ کے بعد واجب ہوگی خواہ آدمی اپنے دَین قوی کی زکوۃ ہر سال ادا کرتا رہے یا پھر دَین کا مال ملنے پر سابقہ سالوں کی ایک ساتھ زکوۃ ادا کرے گویا مال تجارت کی طرح یہ دَین بھی مال تجارت کی ایک شکل ہے کہ بدل کا حکم مبدل منہ

کا ہوتا ہے مگر امام اعظم فرماتے ہیں ،اگر دَین کے نصاب کا پانچواں حصہ واپس مل جائے مثلاً دَین دوسو درہم ہے اور دَین سے چالیس درہم مل جائیں تو اس میں ایک درہم زکوٰۃ واجب الادا ہو جائے گی باقی پر قبضہ کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا صاحبین کے قول کے مطابق جو کہ مفتی بہ ہے اگر دَین کی رقم نصاب کے برابر ہے اس کی زکوٰۃ ہر سال واجب ہے اور اس کے بعد جتنا مال وصول ہو، چالیس درہم کی شرط نہیں۔اس کی زکوٰۃ ادا کرلی جائے اور بقیہ مال کی زکوٰۃ قبضہ کے بعد بمع گذشتہ سالوں کے ادا کی جائے۔(درمختار، ردالمحتار)۔

دَین المرصد کا حکم:

یہاں دَین قوی کی بحث میں علامہ شامی نے دَین المرصد کا ذکر بھی کیا ہے جو کہ علامہ شامی کے زمانہ میں مروج تھا دَین مرصد یہ تھا قاضی اور جج کی اجازت سے اوقاف کے مکانوں میں کرایہ دار عمارت کی ضروری رپیئرنگ اور اصلاح پر اپنے جیب سے خرچ کر لیتے تھے مثلاً دیوار ٹوٹ گئی یا کوئی دوسرا ضروری کام کرانا پڑ گیا اسے اپنی جیب سے ٹھیک کرالیا گیا پھر اوقاف سے لے لیا۔خرچ کردہ رقم درحقیقت کرایہ دار کا وقف کے متولی پر دَین اور قرض ہوتا تھا لہذا جب کرایہ دار متولی سے رقم وصول کرے گا کرایہ دار کو اس کی زکوٰۃ بمع سابقہ سالوں کے ادا کرنا ہوگی اگرچہ عمارت پر خرچ کی گئی رقم مکان کے کرایہ سے وضع کی جائے ،علامہ شامی فرماتے ہیں:"والناس عنه غافلون،،۔(ص:۳/۲۳۷)

ترجمہ:اور لوگ اِس سے غافل ہیں یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔

اس مسئلہ سے معلوم ہوا اگر کرایہ دار مکان کے مالک سے اذن لیکر مکان میں کوئی کام کرواتا ہے تو خرچ شدہ رقم مالک پر قرض ہوتی ہے اور کرایہ دار پر اس کی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اگرچہ وہ رقم کرایہ سے وضع کی جائے۔

دَین متوسط کا حکم:

سونا چاندی یا تجارتی اور زکوٰۃ کے مال کے علاوہ دوسرے اموال فروخت کرنے کا بدل اور معاوضہ اگر دَین ہو اس کے دَین کو دَین متوسط کہا جاتا ہے دَین متوسط کی زکوٰۃ میں امام صاحب کے دو قول ہیں،ایک یہ کہ دَین متوسط کی زکوٰۃ قبضہ کے دن سے ایک سال کے بعد واجب الاداء ہوگی اور دوسری روایت جو کہ ظاہر الروایت ہے یہ ہے کہ دَین متوسط کا سال اس دن سے شروع ہوگا جس دَین

غیرزکاتی مال کی بیع واقع ہوئی تھی یعنی قبضہ سے پہلے۔امام صاحب سے روایت کے اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ یہ تو مسلم ہے کہ جب تک مال کوفروخت نہیں کیا گیا تھااس مال پر زکوۃ واجب نہیں تھی مگر جب اسے فروخت کیا گیااوراس کا بدل دَین کی صورت میں خریدار پرواجب ہوگیااس بدل کومال تجارت اس وقت قرار دیا جائے گا جب اس پر قبضہ ہوگااور تجارت کی نیت سے فروخت کیا جائے گااوردوسری روایت جوکہ ظاہرالروایت ہے کی بنیاداس امر پر ہے کہ دَین بیع کے دن سے مال تجارت ہوجاتا ہے بیع کا ہونا تجارت کی علامت ہےاوردوسری روایت ابن سماعۃ کی ہے کہ دَین متوسط دَین پر قبضہ کے ایک سال بعد تجارت کی نیت سے فروخت کرنے پر مال تجارت بن جاتا ہے یہ اختلاف اس وقت ہے جب فروخت کردہ مال کا ثمن اور بدل سونااورچاندی اورکرنسی نہ ہواورعروض ثمن ہوں کیونکہ نقود اوران کا دَین بلانیت مال تجارت اورمال زکوۃ ہے لہذا اگرآدمی کادوسرے آدمی پر دَین متوسط واجب ہے اورکامل نصاب کوپہنچتا ہے آدمی کے پاس مال زکوۃ میں سے کوئی دوسرا نصاب موجود نہیں ہے،دَین کی زکوۃ دَین پر قبضہ کے بعدایک سال مکمل ہونے پرواجب ہوگی اور ماضی کی زکوۃ واجب نہیں ہوگی درمختار کے متن میں اسی روایت کا ذکر ہے مگرغور کیا جائے تو ظاہرالروایۃ کی بنیاد یہ ہے کہ وہ دَین مال فروخت کرنے اوربیع کے دن سے مال تجارت ہوجاتا ہے یہ روایت عقل کے زیادہ قریب ہے کیونکہ آج کل عموماًمال کی فروخت کرنسی میں ہوتی ہے اورکرنسی کی صورت میں مدیون پردَین ہوگااورکرنسی جب تک مروج رہے طبعاًمال تجارت ہوتی ہے اورکرنسی مال تجارت کادَین ہوگی۔اس لئے صاحب دَین کودَین متوسط کے پورے نصاب پرقبضہ کے بعد ماضی کی زکوۃ بھی دیناہوگی۔(محمد رفیق حسنی)

سب دیون قوی،متوسط،ضعیف میں دوچیزوں کالحاظ ضروری ہوتا ہے ایک یہ کہ درج بالا تفصیلی حکم تب ہوگا کہ جب صاحب دَین یعنی دَین کے مالک کے ملک میں دوسرامال زکوۃ نہ ہواگردائن کے ملک میں دَین کے علاوہ دوسرا مال زکوۃ موجود ہے توبالاتفاق دَین میں سے مقبوضہ مال کوموجود مال کے ساتھ ملایا جائے گااگردَین مقبوض اورمال موجوددونوں سے نصاب مکمل ہوگیاتو ہرسال کی زکوۃ واجب الاداء ہوگی اورموجودہ مال سے مقبوضہ دَین کی زکوۃ ادا کی جائے گی۔

وراثت کے دَین کاحکم:

دَین متوسط کی مثالوں میں ایک مثال دَین وراثت کی بھی دی گئی ہے علامہ شامی نے فتح القدیر سے نقل

کیا کہ کسی آدمی پر میت کا دَین تھاوارثوں کے ملک میں وراثت کے ذریعہ آنے والا دَین دَین ضعیف ہے مگر علامہ شامی فرماتے ہیں ظاہرالروایت میں یہ دَین متوسط ہے ظاہرالروایات کی بنیاد پر جس دن سے وارث مرحوم کے دَین کا وارث بنے گا اس دن سے دَین کا نصاب شمار کیا جائے گا اور دَین ضعیف ہونے کی روایت پر خواہ مؤرث (مرنے والا) کا دَین مال تجارت اور مال زکوٰۃ کا تھا یا غیر مال زکوٰۃ کا دونوں کا دَین وارث کے حق میں دَین ضعیف ہوگا کیونکہ وارث مورث کا حق ملک میں قائم مقام ہوتا ہے حق تجارت میں قائم مقام نہیں ہوتا لہذا وارث کے حق میں مورث کا دوسرے آدمی پر واجب دَین دَین ایسے مال کا ہوگا جو زکوٰۃ کا مال نہیں ہے اور دَین ضعیف ہوگا۔

مگر فتوی ظاہرالروایات پر ہے لہذا اس دَین کا حکم دَین متوسط والا ہوگا دَین مقبوض کو مال موجود کے ساتھ ملایا جائے گا اس کے لئے الگ حول کی ضرورت نہیں ہوگی۔۔(ملخص شامی)

دَین موصی بہ کا حکم:

علامہ شامی نے دَین ضعیف کی امثلہ میں ذکر فرمایا کہ دَین موصی بہ بھی دَین ضعیف ہوتا ہے یعنی میت نے وصیت کی تھی کہ فلاں آدمی پر میرا دَین ہے، وہ دَین فلاں آدمی کو دے دیا جائے، یہ دَین موصی بہ ہے اور دَین ضعیف ہے کیونکہ موصی کے مرنے کے بعد موصی لہ اس دَین کا ہبہ کی طرح بغیر عوض کے مالک ہو جائے گا اور موصی لہ مرنے والے موصی کا ملک میں قائم مقام نہیں ہوگا لہذا وصیت والا دَین خواہ کسی مال کا ہوا س کا حکم ہبہ کا ہوگا اور یہ دَین ضعیف کی طرح ہوگا اس کا نصاب قبضہ کے بعد شمار کیا جائے گا (شامی) مگر اس دَین کا حکم المستفاد فی اثناء الحول مال کی طرح ہوگا یعنی پہلے سے موجود مال کے ساتھ اس کو بھی ملایا جائے گا قبضہ کے بعد جو مال حاصل ہوگا اس کے لئے نیا حول شرط نہیں ہوگا۔

اہم مسئلہ کا ذکر:

علامہ شامی نے اس مقام پر تنبیہ سے ایک اہم مسئلہ ذکر فرمایا ہے کہ دَین قوی اور دَین متوسط کی زکوٰۃ سال کے بعد فی نفسہ واجب ہو جاتی ہے مگر دَین پر قبضہ سے پہلے واجب الاداء نہیں ہوتی یعنی زکاۃ کا ادا کرنا اس وقت واجب ہوگا جب دَین پر قبضہ ہوگا سابقہ سالوں کی زکوٰۃ بھی قبضہ کے بعد واجب الاداء ہوگی اگر مورث (مرنے والا) اپنے دَین پر قبضہ کرنے سے پہلے کئی سال گذر جانے کے بعد

فوت ہوگیا اس پر واجب نہیں تھا کہ وہ دَین پر واجب زکوۃ ادا کرے یا وارثوں کو ادا کردینے کی وصیت کرے کیونکہ مرحوم پر قبضہ سے پہلے دَین کی زکوۃ کا ادا کرنا واجب نہیں تھا اور وارثوں پر دَین پر قبضہ کے بعد مرحوم کے ملک میں گذرے سالوں کی زکوۃ بھی واجب نہیں ہوگی کیونکہ وارث مرحوم کی موت کے بعد دَین کے مالک ہوئے لہذا سال کی ابتدا مرحوم کی موت سے شمار ہوگی۔ (شامی)

دوم یہ کہ دیون کا درج بالا تفصیلی حکم تب ہوگا جب دَین کی ویلیو اتنی ہو جو چاندی کے نصاب 612.36 گرام کی قیمت کے برابر ہو اور قبضہ کے بعد سال بھر قائم رہے اگر دَین کی ویلیو نصاب سے کم ہے تو دَین کی زکوۃ مالک پر واجب نہیں ہوگی اسی طرح قبضہ کے بعد اگر دَین کا مال مالک کی ذاتی ضرورتوں میں خرچ ہوگیا تو مالک پر قبضہ کے بعد کی زکوۃ واجب نہیں ہوگی مگر سابقہ سالوں کی زکوۃ واجب ہوگی بشرطیکہ صاحب دَین آدمی خود مدیون نہ ہو۔

دَین ضعیف کا حکم:

دَین ضعیف کے نصاب پر جب قبضہ ہوگا، قبضہ کے دن سے مال کا سال شروع ہوگا اور سال کے مکمل ہونے پر صاحب دَین پر اس کی زکوۃ واجب ہوگی اور دَین ضعیف پر قبضہ سے پہلے سالوں کی زکوۃ فرض نہیں ہوتی کیونکہ دَین ضعیف ہبہ کی طرح ہوتا ہے، ایک وعدہ ہوتا ہے کسی مال کا معاوضہ نہیں ہوتا جس کی بنیاد پر ہم یہ کہیں کہ دَین کے وجوب کے دن سے یہ دَین مال تجارت ہوجاتا ہے اور وجوب کے دن سے اس پر زکوۃ واجب ہوگی کیونکہ بدل کا حکم مبدل کا ہوتا ہے یہاں مبدل منہ مال ہی نہیں ہوتا جس کی وجہ سے ہم کہہ سکیں دَین مال تجارت کا بدل ہوتا ہے اور غیر مال تجارت تجارت کی نیت اور تجارتی تصرف دونوں سے مال تجارت بنتا ہے اور دَین ضعیف میں قبضہ کے بعد ہی ایسا ہوسکتا ہے مگر صاحبین کے نزدیک مذکورہ امور کا بدل سونا چاندی یا کرنسی طے ہو تو دَین، دَین ضعیف نہیں رہتا بلکہ قوی ہوجاتا ہے مثلاً خلع کا بدل کرنسی یا سونا ہے اور وہ دَین ہے سونا یا کرنسی میں نہ تجارت کی نیت کی ضرورت ہے اور نہ تجارتی عمل کی ضرورت ہے یہ خلقی مال تجارت ہیں اس لئے ملک میں آنے کے دن سے یہ مال تجارت ہوتے ہیں لہذا نقود کے دَین کا حکم بھی مال تجارت کے دَین والا ہوگا اب یعنی مذکورہ امور کا بدل دَین قوی ہوگا اور سال کے بعد زکوۃ واجب ہوگی اور اگر مذکورہ امور کا معاوضہ عروض طے ہوں اور دَین ہوں، ان کا دَین دَین ضعیف ہوگا۔ اور اگر مذکورہ امور کا بدل

نقود ہوں، امام صاحب کے نزدیک زکوۃ اس لیے واجب نہیں ہوتی یہ دَین مذکورہ امور خلع اور طلاق وغیرہما کی اجرت نہیں ہے۔ اگر سونا چاندی کسی عمل کی اجرت ہوں تو سونا چاندی کے دَین پر زکوۃ واجب ہوتی ہے کیونکہ اجرت میں طے شدہ نقود کا دَین دَین قوی ہوتا ہے۔ دَین ضعیف کا سال پورے نصاب پر قبضہ کے دن سے شروع ہوگا اور دَین قوی اور متوسط کی طرح اگر دَین ضعیف کے مالک کے ملک میں دوسرا مال زکوۃ موجود ہے تو اس مال کو دَین کے ساتھ ملا کر موجودہ مال کے سال سے دَین کی زکوۃ بھی واجب ہوگی۔ مثلاً بیوی کا مہر جو کہ دَین ضعیف ہے شوہر پر واجب ہے اور بیوی کے ملک میں سونے یا چاندی کے زیورات موجود ہیں تو بیوی پر مہر کی رقم کی زکوۃ بھی واجب ہوگی اور اگر بیوی کے ملک میں مہر کے دَین کے علاوہ کوئی مال زکوۃ نہیں ہے تو بیوی پر اس دن زکوۃ واجب ہوگی جب مہر پر قبضہ کے بعد تجارتی عمل اور نیت کے بعد ایک سال ہو جائے گا اور اس دوران مہر کا مال قائم رہے گا خلع اور طلاق اور قتل کے خون بہا کے مال کا بھی یہی حکم ہوگا در مختار میں ہے ''اذا کان عندہ مال یضم الدین الضعیف ،، (ص:۲۳۹) ترجمہ: مگر جس وقت آدمی کے ملک میں دوسرا مال موجود ہو اس کے ساتھ دَین ضعیف ملایا جائے گا اور اس پر زکوۃ دینے کے لئے حولان حول شرط نہیں ہوگا۔ علامہ شامی نے الحاصل سے خلاصہ بیان فرمایا ''لایشترط الحول بعد القبض ،، (ص:۳/۲۳۹) دَین ضعیف کے لئے قبضہ کے بعد سال گذرنا شرط نہیں ہے اگر آدمی کے پاس پہلے مال موجود ہو پھر فرمایا دَین قوی اور متوسط اور ضعیف سب کا یہی حکم ہے کہ اگر آدمی کے پاس مال موجود نہ ہو تو یہ حکم ہے کہ قبضہ کے بعد ہی زکوۃ کا ادا کرنا واجب ہوگا۔ ورنہ سب دیون پہلے سے موجود مال کے ساتھ ضم کئے جائیں گے علامہ کرخی سے نقل فرمایا کہ وہ فرماتے ہیں:

''ان ھذا ان لم یکن لہ مال سوی الدین والافیما قبض منہ فھو بمنزلۃ المستفاد فیضم الی ماعندہ ،، (ص:۲۳۹، ج۷)

ترجمہ: بے شک یہ اس وقت ہے جب دَین کے سوا اس کے پاس مال نہ ہو ورنہ جو دَین قبضہ میں آ گیا وہ بمنزلہ مستفاد اور نفع کے ہے اس کو اس مال کے ساتھ ملایا جائے گا جو اس کے پاس ہے اور سب کی زکوۃ ادا کی جائے گی۔.................. (جاری ہے)